# صحیح وقت افطار پر غلام مصطفی امن پوری ناصبی کا رد

تحریر: سید ابو ہشام نجفی

کمپوزنگ: علی ناصر

تحفظ عقائد تشیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاھرین ولعنۃ اللہ علی أعدائھم أجمعین ،

# * صحیح وقت افطار و غلام مصطفی امن پوری ناصبی کا رد *

* تحریر: سید ابوہشام نجفی *

روزہ کی شرعی حدود کو اللہ سبحانہ تعالی نے اپنی محکم کتاب میں وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیاہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (البقرۃ۱۸۷)

اور کھاو پیو یہاں تک کہ (صبح) کی سفید دھاری، (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر روزہ رات تک پورا کرو۔

اس واضح آیت کے بعد اب کوی عذر باقی نہیں رہتا کہ کس وقت افطار کرنا ہے۔

مفسرین اہل سنت نے وقت نماز مغرب پر سورہ اسراء کی آیت سے استدلال کیاہے

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ (الاسراء78)

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو

بغوی نے غسق اللیل سے مراد نماز مغرب وعشاء لیاہے:

فَدُلُوكُ الشَّمْسِ": يَتَنَاوَلُ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ"إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ": يَتَنَاوَلُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَ"قُرْآنَ الْفَجْرِ": هُوَ صَلَاةُ الصُّبْحِ

معالم التنزیل ج3ص106

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=973&idto=973&bk_no=51&ID=973

ابن عطیہ نے بھی غسق اللیل سے نماز مغرب وعشاء مرادلیاہے:

دُلُوكُ الشَّمْسِ زَوَالُهَا، وَالْإِشَارَةُ إِلَى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغَسَقُ اللَّيْلِ إِشَارَةٌ إِلَى الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ أُرِيدَ بِهِ صَلَاةُ الصُّبْحِ تفسير بحرِ محيط ج6ص86

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=1260&bk_no=62&flag=1

اس واضح قرآنی اصول کے بعد اب اختلاف کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔

علامہ حلی رضوان اللہ علیہ نے وقت افطار کے متعلق امام باقر علیہ السلام سے مروی صحیح حدیث نقل کی ہے جو کہ ان قرآنی آیات کی بہترین تفسیر کرتی ہے اور جس میں مکمل غروب آفتاب اور رات کے آنے کی تشریح ہے:

**"ما رواه بريد بن معاوية في الصحيح، عن الباقر – عليه السلام – قال : إذا غابت الحمرة من هذا الجانب – يعني من المشرق – فقد غابت الشمس من شرق الأرض ومن غربها"**

مختلف الشیعۃ جلد 2 ص 40،

"بریدہ بن معاویہ علیہ الرحمہ نے امام باقر علیہ السلام سے صحیح روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب یہاں یعنی مشرق کی طرف سے سرخی غائب ہو جائے تو اس وقت سورج مشرق و مغرب دونوں جگہ سے غائب ہو جاتا ہے"۔

قرآن کی ترجمان اسی روایت پر شیعیان حیدر کرار علیہ السلام عمل کرتے ہیں چنانچہ

شہید اول رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**يعلم الغروب بذهاب الحمرة المشرقية في الأشهر ، قال في المعتبر : عليه عمل الأصحاب لما رواه بريد بن معاوية عن الباقر عليه السلام :(إذا غابت الحمرة من هذا الجانب يعني : المشرق فقد غابت الشمس من شرق الأرض ومن غربها)**

ذكرى الشيعة في أحكام الشريعة جلد2 ص341،

سورج کے غروب کا علم مشرق سے سرخی ختم ہونے سے ہوتا ہے شہرت اسی کی ہے اور معتبر میں کہا ہے کہ اور اسی پر ہمارے اصحاب (شیعیان حیدر کرار علیہ السلام) کا عمل بھی ہے جیسا کہ بریدہ بن معاویہ علیہ الرحمہ نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سرخی اس جانب یعنی مشرق سے غائب ہو جائے تو پس سورج بھی مشرق و مغرب دونوں جگہ سے غائب ہو جاتا ہے۔

مگر کیا کیا جائے کہ صحابہ نے اہل بیت علیہم السلام کو چھوڑ کر فرمان نبوی کی مخالفت کی اور اللہ سبحانہ تعالی کے دین کے خلاف بدعات سے بھرا الگ ہی راستہ بنالیا صحابہ نے دین میں جو بدعات انجام دیں ان کی اندھی تقلید آج بھی امت کا ایک بڑا حصہ کر رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ مسئلہ وقت افطار پر امن پوری ناصبی کے استدلال کے رد کا آغاز کریں کچھ صحیح روایات سے ثابت کرتے چلیں کہ صحابہ نے دین میں بدعات انجام دیکر کس طرح اس کا چہرہ مسخ کر دیا۔

صحابہ کے حق کے راستہ سے ہٹ جانے کی پیشن گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلے ہی کر چکے تھے۔

بخاری ٭ نے اپنی صحیح میں جناب ابو سعید علیہ الرحمہ سے روایت کی کہ :

**3456 – حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ»، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: اليَهُودَ، وَالنَّصَارَى قَالَ: «فَمَنْ»**

**7320 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ، مِنَ اليَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اليَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ»**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کروگے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہوگے، ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھو کون ہو سکتا ہے؟

صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء - باب ما ذكر عن بني إسرائيل

، حدیث نمبر 3269

عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)). [مسلم: ٤٧٧٣، ٤٧٧٤؛ ابن ماجه: ٢٨٧١] اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔''

**تشریح:** خلفا کی اطاعت کے ساتھ خلفا کو بھی ان کی ذمہ داریوں کے ادا کرنے پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے، ان کو اللہ کی عدالت میں سخت ترین رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا، آج نام نہاد جمہوریت کے دور میں کرسیوں پر آنے والے لوگوں کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں مگر کتنے کرسی نشین ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو سوچتے ہیں، ان کو صرف ووٹ مانگنے کے وقت کچھ یاد آتا ہے بعد میں سب بھول جاتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

٣٤٥٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى قَالَ: ((فَمَنْ)).

(٣٤٥٦) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوغسان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی ساہنہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہوگے۔'' ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود ونصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر کون ہوسکتا ہے؟''

[طرفه في: ٧٣٢٠] [مسلم: ٦٧٨١]

**تشریح:** آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم اندھا دھند یہود اور نصاریٰ کی تقلید کرنے لگو گے، فکر اور تامل کا مادہ تم سے نکل جائے گا۔ ہمارے زمانے میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں، یہود ونصاریٰ نے جس طرح اپنے دین کو برباد کیا ان سے بھی بڑھ کر مسلمانوں نے بدعات ایجاد کر کے اسلام کا حلیہ مسخ کر دیا ہے، قبر پرستی، امام پرستی مسلمانوں کا شعار بن گئی ہیں، ان میں اس قدر فرقے پیدا ہو گئے کہ یہود ونصاریٰ سے آگے ان کا قدم ہے، شیعہ اور سنی ناموں سے جو تفریق ہوئی وہ تفریق در تفریق ہوتے ہوئے سینکڑوں فرقوں تک نوبت پہنچ چکی ہے، کتاب وسنت کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔

(٣٤٥٧) ہم ... بیان کیا، ... رضی اللہ عنہ نے ... ت) صحابہ ... ماریٰ کا طر... دو دفعہ کہیں ا... انا آج بھی ا... ہی جاتی ہے، ... یہود ونصاریٰ ... اکبری تکبیر ...

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه

صحیح البخاری

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله

١٩٤ھ — ٢٥٦ھ

چہارم

ترجمہ وتشریح: مولانا محمد داؤد راز

نظر ثانی: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مقدمہ: حافظ زبیر علی زئی

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه

صحیح بخاری

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله

١٩٤ھ — ٢٥٦ھ

ترجمہ وتشریح: مولانا محمد داؤد راز

جلد چہارم

نظر ثانی: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مقدمہ: حافظ زبیر علی زئی

تخریج: فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ، فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم

اور جیسا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا صحابہ نے آپؐ کے گزرنے کے بعد شریعت کو بدل دیا۔

786- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، «فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ»، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو وہ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، اسی طرح سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، جب دو رکعات کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے، جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلائی۔ یا یہ کہا کہ اس شخص نے ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح آج نماز پڑھائی۔
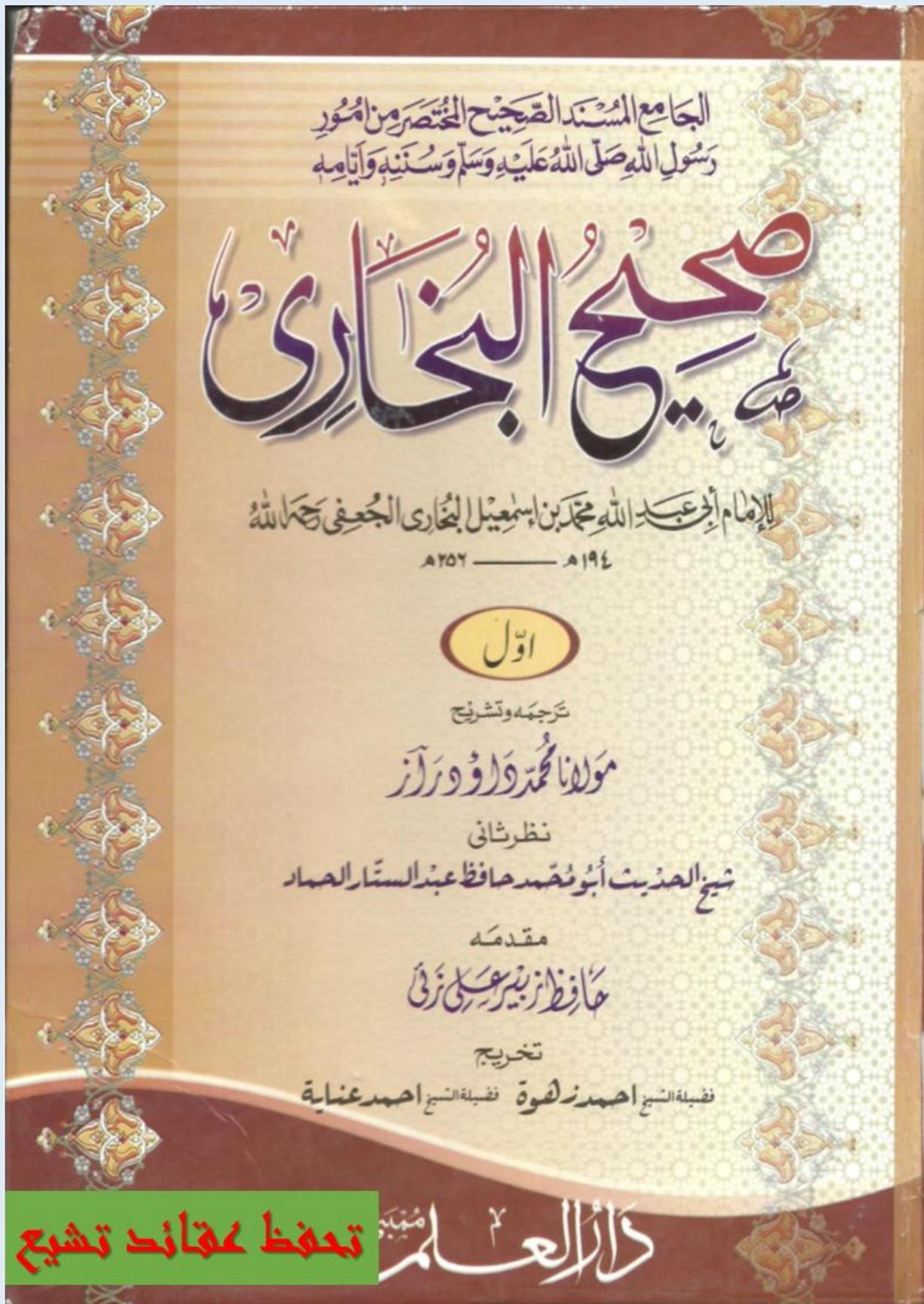
بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. [أطرافه في :٧٨٩، ٧٩٥، ٨٠٣]

[مسلم: ٨٦٧؛ نسائي: ١١٥٤]

جب بھی وہ جھکتے اور جب بھی وہ اٹھتے تکبیر ضرور کہتے ۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرماتے کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

**تشریح:** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصدان لوگوں کی تردید کرنا ہے جو رکوع اور سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے ۔بعض شاہان بنی امیہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔باب کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے، کہ تکبیر کو رکوع میں جا کر پورا کرنا۔مگر بہتر ترجمہ وہی ہے جو اوپر ہوا۔

## بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُوْدِ

## باب: سجدے کے وقت بھی پورے طور پر تکبیر کہنا

٧٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِيْ هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ.

[راجع:٧٨٤]

(٧٨٦) ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے غیلان بن جریر سے بیان کیا، انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آج حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی، یا یہ کہا کہ اس شخص نے ہم کو محمد ﷺ کی نماز کی طرح آج نماز پڑھائی۔

٧٨٧ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ؟ لَا أُمَّ لَكَ! [طرفه في :٧٨٨]

(٧٨٧) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں ہشیم بن بشیر نے ابو بشر حفص بن ابی وحشیہ سے خبر دی، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ ہر جھکنے اور اٹھنے پر وہ تکبیر کہتا تھا۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت بھی۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: ارے تیری ماں مرے! کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی سی نماز نہیں ہے؟

**تشریح:** یعنی یہ نماز تو نبی کریم ﷺ کی نماز کے عین مطابق ہے اور تو اس پر تعجب کرتا ہے۔ " لا ام لك "عرب لوگ زجر و توبیخ کے وقت بولتے ہیں۔ جیسے ((ثكلتك امك)) یعنی تیری ماں تجھ پر روئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا پورا طریقہ نہیں جانتا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے فاضل پر انکار کرتا ہے۔

## بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

## باب: جب سجد

صحيح البخاري ،أَبْوابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ ،بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ،حدیث نمبر786

اندازہ لگائیں کہ عمران بن حصین جیسا صحابی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے چند سالوں میں ہی آپ علیہ السلام کی نماز کو بھول گیا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ابو بکر، عمر عثمان نے کیوں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرح نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا یہاں تک کہ صحابہ بھی نماز بنوی بھول گئے؟

یہ عمل فقط نماز کے ساتھ ہی نہیں ہوا بلکہ تمام احکام الہی بھی اسی طرح ضائع کئے گئے۔

بخاری نے غیلان سے روایت کی ہے:

– حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ مَا ضَيَّعْتُمْ فِيهَا "

غیلان کا بیان ہے کہ انس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا، لوگوں نے کہا نماز تو ہے، فرمایا: اس کے اندر بھی تم نے کر رکھا ہے جو کر رکھا ہے۔

حدیث نمبر 529

لَزَادَنِي . [راجع: ۲۷۸۲، ۵۹۷۰، ۷۵۳٤] زیادہ بھی بتلاتے۔ (لیکن میں نے بطورِ ادب خاموشی اختیار کی)

[مسلم: ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵٤، ۲۵۵، ۲۵٦؛ ترمذي: ۱۷۳؛ نسائي: ۶۰۹، ۶۱۰]

تحفظ عقائد تشیع

تشریح: دوسری حدیثوں میں جو اور کاموں کو افضل بتایا ہے وہ اس کے خلاف نہیں ...
افضل نظر آتا وہ بیان فرماتے، جہاد کے وقت جہاد کو افضل ...
میں اللہ کو بہت ہی محبوب ہے جب کہ اسے آداب مقررہ کے ...

## بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا

۵۲۸ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ)) قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: ((فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا)).

... کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

[مسلم: ۱۵۲۲؛ ترمذي: ۲۸٦۸؛ نسائي: ٤٦۱]

## بَابٌ: فِي تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا

## باب: اس بارے میں کہ بے وقت نماز پڑھنا، نماز کو ضائع کرنا ہے

۵۲۹ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ: الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا.

(۵۲۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر کے واسطہ سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، آپ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا: نماز تو ہے؟ فرمایا: اس کے اندر بھی تم نے کر رکھا ہے جو کر رکھا ہے۔

بخاری نے اسی باب میں ایک اور روایت زہری سے نقل کی ہے:

**530 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَخِي عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: «لاَ أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلاَةَ وَهَذِهِ الصَّلاَةُ قَدْ ضُيِّعَتْ» وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ البُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ**

زہری کا بیان ہے کہ میں دمشق میں انس بن مالک کے پاس گیا، وہ اس وقت رو رہا تھا، میں نے کہا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب میں نہیں پاتا اور اب اسکو بھی ضائع کر دیا گیا ہے۔

صحيح البخاري ،كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ،بَابُ تَضْيِيعِ الصَّلاَةِ عَنْ وَقْتِهَا ،حدیث نمبر530

٥٣٠۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَخِي عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ، وَهَذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضُيِّعَتْ. وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ.

(۵۳۰) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا؟ میں عبدالواحد بن واصل ابوعبیدہ حداد نے خبر دی، انہوں نے عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ آپ اس وقت رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب میں نہیں پاتا اور اب اس کو بھی ضائع کر دیا گیا ہے۔ اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن ابی رواد نے یہی حدیث بیان کی۔

**تشریح:** اس روایت سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کو نمازوں کا کس قدر اہتمام مدنظر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تاخیر سے نماز پڑھنے کو نماز کا ضائع کرنا قرار دیا۔ امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ جب کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حجاج کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ ولید بن عبدالملک سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے کہ وہ نماز بہت دیر کر کے پڑھاتے ہیں۔ ایسے ہی وقت میں ہدایت کی گئی ہے کہ تم اپنی نماز وقت پر ادا کرلو اور بعد میں جماعت سے بھی پڑھ لو تا کہ فتنہ کا وقوع نہ ہو۔ یہ نفل نماز ہو جائے گی۔

مولانا وحید الزماں صاحب حیدر آبادی نے کیا خوب فرمایا کہ اللہ اکبر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ حال تھا تو وائے بر حال ہمارے زمانے کے اب تو توحید سے لے کر شروع عبادات تک لوگوں نے نئی نئی باتیں اور نئے اعتقاد تراش لئے ہیں جن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نشان و گمان بھی نہ تھا۔ اور اگر کوئی اللہ کا بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق کے موافق چلتا ہے اس پر طرح طرح کی تہمتیں رکھی جاتی ہیں، کوئی ان کو وہابی کہتا ہے کوئی لا مذہب کہتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

## بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ

**باب:** اس بار

اپنے رب سے

٥٣١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)). [راجع: ٢٤١]

(۵۳۱) ہم سے مسلم بن ا
دستوائی نے قتادۃ بن دعا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رب سے سرگوشی کرتا رہتا
بائیں پاؤں کے نیچے تھوک

**تشریح:** یہ حکم خام مساجد کے لیے تھا جہاں تھوک جذب ہو جایا کرتا تھا اب ضروری ہے کہ بو

٥٣٢۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

(۵۳۲) ہم سے حفص بن
انہوں نے کہا کہ ہم سے ق

تحفظ عقائد تشیع
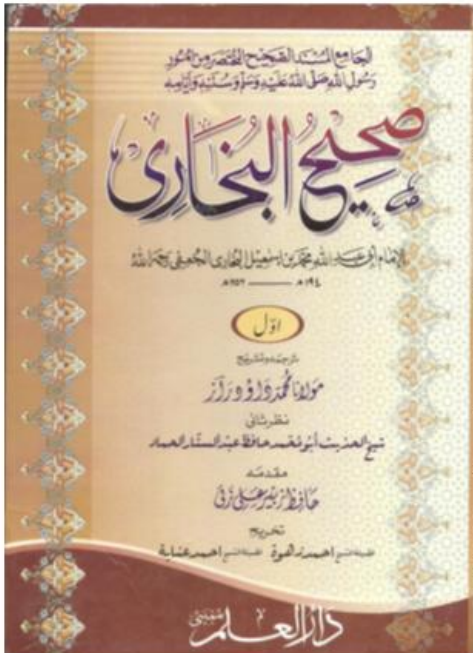
بخاری نے ایک روایت سالم سے بھی نقل کی ہے:

**650 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا»**

میں نے ام الولد سے سنا، اس نے کہا (ایک مرتبہ) ابو درداء آیا، بڑا ہی خفا ہو رہا تھا، میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی جس نے تم کو غضبناک بنا دیا، کہا کہ: اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کوئی بات اب میں نہیں پاتا سواء اس کے کہ جماعت کے ساتھ یہ لوگ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

صحيح البخاري ،كِتَاب الْأَذَانِ ،بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ ،حدیث نمبر 650

وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرِينَ جُزْءً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾

[الإسراء : ٧٨] [راجع :١٧٦] [مسلم: ١٤٧٤]

ہے۔اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو (سورۂ بنی اسرائیل) کی یہ آیت پڑھو ﴿ان قرآن الفجر کان مشهودا﴾ یعنی فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

٦٤٩ـ قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. [راجع :٦٤٥]

(٦٤٩) شعیب نے فرمایا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے اس طرح حدیث بیان کی کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

٦٥٠ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.

(٦٥٠) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا، آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو درداء آئے، بڑے خفا ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی، جس نے آپ کو غضبناک بنا دیا۔ فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ کی شریعت کی کوئی بات اب میں نہیں پاتا۔ سوائے اس کے کہ جماعت کے ساتھ یہ لوگ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

٦٥١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ)). [مسلم: ١٥١٣]

(٦٥١) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبداللہ سے بیان ک[illegible]
سے کہ نبی کریم ﷺ [illegible]
بڑھ کر وہ شخص ہوتا [illegible]
سے آئے اور جو شخص [illegible]
ساتھ پڑھتا ہے اس [illegible]
سو جائے۔''

تشریح: پہلی حدیث میں نماز فجر کی خاص فضیلت کا ذکر ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہو[illegible]
مطلق جماعت کی فضیلت کا ذکر ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ فجر کی نماز با جماعت [illegible]
علاوہ فرشتوں کی بھی معیت نصیب ہو جو فجر میں تلاوت قرآن سننے کے لئے جماعت میں [illegible]
نیک بندوں کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں شامل فرمادے۔ آمین

باب: ظہر ک[illegible]
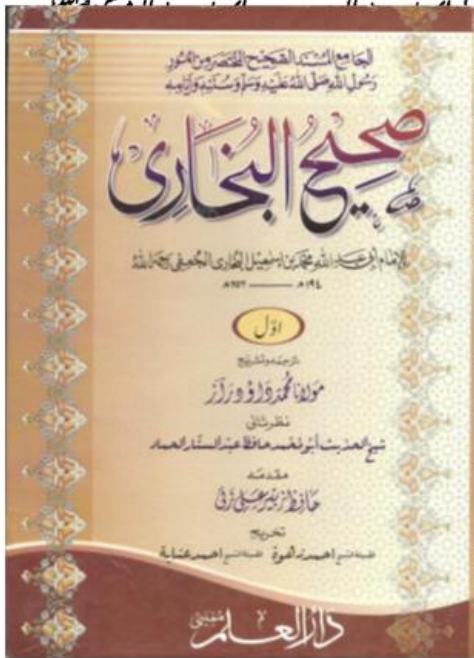
شارح بخاری ابن حجر نے اس روایت کی شرح میں تلخ حقیقت سے پردہ برداری کی ہے

چنانچہ لکھتا ہے:

**وَكَأَنَّ ذَلِكَ صَدَرَ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي أَوَاخِرِ عُمُرِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَوَاخِرِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَيَا لَيْتَ شِعْرِي إِذَا كَانَ ذَلِكَ الْعَصْرُ الْفَاضِلُ بِالصِّفَةِ الْمَذْكُورَةِ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَكَيْفَ بِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ مِنَ الطَّبَقَاتِ إِلَى هَذَا الزَّمَانِ**

http://www.hadithportal.com/index.php?show=hadith&h_id=631&uid=0&sharh=16&book=33&bab_id=

یہ واقعہ ابو درداء کی زندگی کے آخری ایام میں پیش آیا، اور وہ دور عثمان کی خلافت کا آخری دور تھا، جب اس بہتر دور میں یہ پیش آیا تو اس کے بعد کے ادوار میں اج تک کیا نہیں ہوا ہو گا؟

خود صحابہ کو بھی اپنے بدعتی ہونے کا پورا پورا یقین تھا:

چنانچہ بخاری نے اپنی صحیح میں ہی بیعت شجرہ میں شریک صحابی براء کا قول نقل کیا ہے:

**4170 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ العَلاَءِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: " طُوبَى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ "**

میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مبارک ہو! آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت نصیب ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے شجر درخت کے نیچے بیعت کی، انہوں نے کہا بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا بدعتیں انجام دیں۔

صحیح البخاری، كِتَاب الْمَغَازِي ،بَابُ غَزوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ حدیث نمبر 4170
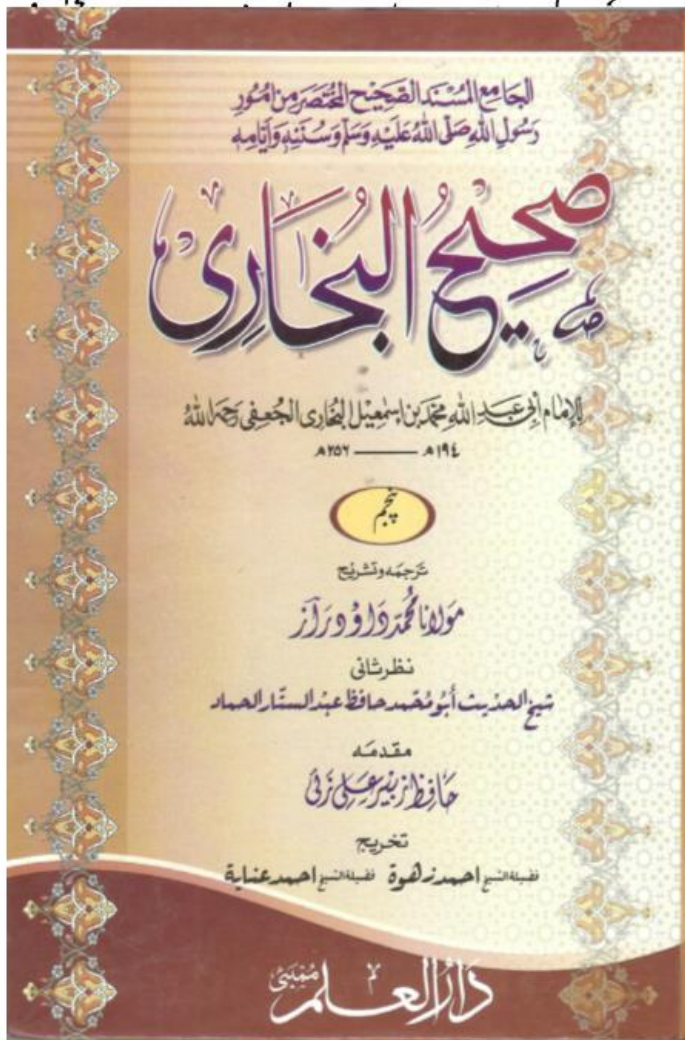
سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَ
ابْنِ تَمِيْمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْـ
ـوَالنَّاسُ يُبَايِعُوْنَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَ
فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْ
النَّاسَ؟ قِيْلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: لَا أُبَ
عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. وَ
شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ. [راجع: ٢٩٥٩]

**تشریح:** جہاں نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے م

٤١٦٨ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِ
قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ
ـوَكَانَ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِـ قَالَ:
نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ
وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ. [مس
١٩٩٢، ١٩٩٣؛ ابوداود: ١٠٨٥؛ نس
١٣٩٠؛ ابن ماجه: ١١٠٠]

٤١٦٩ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَـ
حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: قُـ
لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ
رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى
الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا
اللہ ﷺ سے کس چیز

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه

صحيح البخاري

للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤هـ ——— ٢٥٦هـ

پنجم

ترجمه وتشريح
مولانا محمد داؤد راز

نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمه
حافظ زبیر علی زئی

تخريج
فضيلة الشيخ احمد زهوة فضيلة الشيخ احمد عناية

دار العلم ممبئی

تحفظ عقائد تشیع

٤١٧٠ـ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،
عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَقِيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
فَقُلْتُ: طُوْبَى لَكَ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ!
إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

(۴۱۷۰) مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے علاء بن مسیب نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مبارک ہو! آپ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت نصیب ہوئی اور حضور ﷺ سے آپ نے شجرہ (درخت) کے نیچے بیعت کی۔ انہوں نے کہا: بیٹے! تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کے بعد کیا کیا کام کئے ہیں۔

بلکہ روزہ کے معاملے میں تو صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی مخالف شروع کردی تھی:

مسلم نے اپنی صحیح میں جناب جابر بن عبد اللہ علیہما الرحمہ سے روایت نقل کی ہے :

**90 - (1114) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: «أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، أُولَئِكَ الْعُصَاةُ»**

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے تو لوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتی کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اسکے بعد آپ نے پی لیا، اس کے بعد آپؐ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔

۱۱۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ *

۱۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے، اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے تو لوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اس کے بعد آپؐ نے پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے روزہ رکھنا نافرمانی نہیں ہے باقی اس وقت انہوں نے بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی نافرمانی کی اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا۔

۱۱۷- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ

(۱۲) بَاب جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ *

باب (۱۲) رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم، جب سفر دو منزل یا اس سے زائد ہو۔

صحیح مسلم، كِتَاب الصِّيَامِ ،باب جَوازِ الصَّومِ وَالْفِطر فِي غَيْر مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرهُ مَرحلَتَيْن شَهْر رَمَضَانَ لِلْمُسَافِر فَأَكْثَر وَأَنَّ الأَفْضَلَ لِمَن أَطاقَه بِلاَ ضَررٍ أَنْ يَصُومَ وَلِمَن يَشُق عَلَيْهِ أَنْ يُفْطر ،حدیث نمبر2610

خود حضرت عائشہ بھی اس جماعت میں سے تھیں جنہوں نے اس سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھرپور مخالفت کی تھی یہ توروزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ نماز بھی پوری پڑھتی تھیں:

طحاوی نے روایت کو باسند صحیح نقل کیا ہے

**4259 - غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الْفِرْيَابِيِّ، فَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُمْتُ، وَقَصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتْمَمْتُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفْطَرْتَ وَصُمْتُ، وَقَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ " وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غَيْرَ هَذَا، فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ التَّقْصِيرَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ الْإِتْمَامَ كَانَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

شرح مشکل الآثار، ج 11، ص26،

جبکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو صوم وصال سے منع فرمادیا تھا اس کے بعد بھی صحابہ باز نہیں آئے۔

بخاری نے ان کی مخالفت کا واقعہ بھی اپنی صحیح میں بیان کر دیا:

1965 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ [ص:38] عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ فِي الصَّوْمِ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ» كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

رسول خداؐ نے مسلسل (کئی دن تک سحری وافطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی "یارسول اللہؐ آپ تو وصال کرتے ہیں"، آپؐ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے ؟ مجھے تورات میں میرا رب کھلاتا ہے، اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپؐ نے ان کے ساتھ دو دن تک وسال کیا، پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصال کرتا، گویا کہ جب وصال سے وہ لوگ نہ رکے تو آپؐ نے ان کو سزا دینے کے لئے کہا۔

صحيح البخاري،كِتَاب الصَّومِ ،بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَن أَكْثَر الْوصَالَ

حدیث نمبر1965

١٩٦٤ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ. قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ.

(۱۹۶۴) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے باپ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پے در پے روزہ سے منع کیا تھا، امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تمہاری طرح نہیں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔" عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنی روایت میں) "امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے" کے الفاظ ذکر نہیں کئے ہیں۔

**تشریح:** اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو وصال کا روزہ رکھنا حرام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر شفقت کے خیال سے اس سے منع فرمایا جیسے قیام اللیل میں آپ چوتھی رات کو برآمد نہ ہوئے اس ڈر سے کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ وہ پندرہ پندرہ دن تک وصال کے روزے رکھتے تھے۔ اور خود نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ طے کے روزے رکھے۔ اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کبھی نہ رکھنے دیتے۔ (وحیدی)

## بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

## باب: جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا

البخاری
صحیح البخاری
سوم
تحفظ عقائد تشیع
دار العلم

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

١٩٦٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)). فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ)). كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ، حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا. [أطرافه في: ١٩٦٦، ٦٨٥١، ٧٢٤٢، ٧٢٩٩]

**تشریح:** بعض روایتوں میں یوں ہے میں تو برابر اپنے مالک
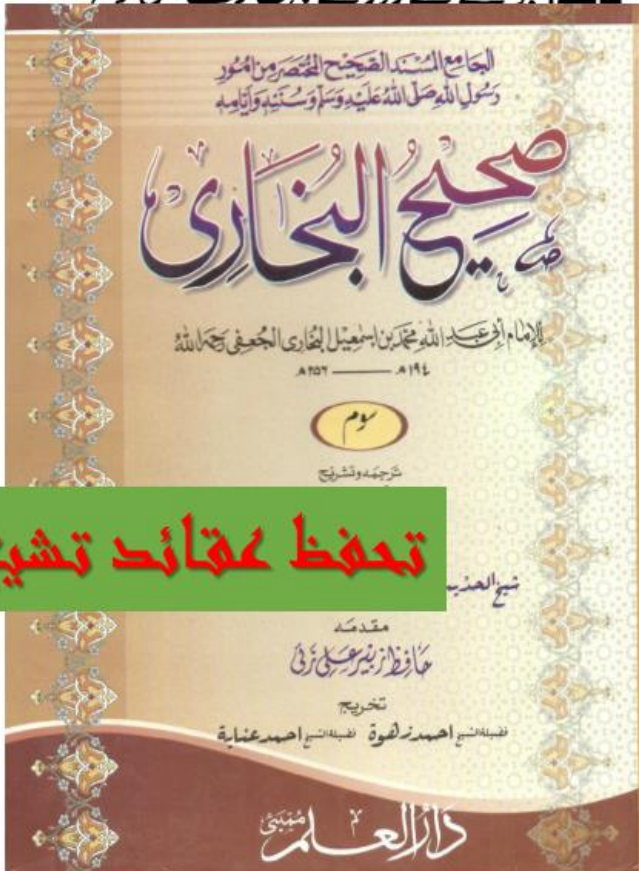
یہ صحابہ کی بدعات کے متعلق صحیح سند روایات سے چند شواہد تھے جن میں سے اکثر صحیح بخاری سے تھے۔

جس کو غلام مصطفی ظہیر امن پوری (معجزاتی کتاب) گمان کرتا ہے جس کی روایات کا منکر اس گروہ کے نزدیک بدعتی شمار ہوتا ہے۔

## امن پوری نے بھی اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے خلاف قرآن فتوی دیا ہے:

ایک نظر امن پوری کے خلاف قرآن فتوے پر بھی ڈالتے ہیں۔

سوال : کھانا کھارہا تھا، اذان ہو گئی کیا کرے؟

جواب : کھانا جاری رکھے، ضرورت کے مطابق کھالے۔

روزے کے مسائل:

تحریر: غلام مصطفی ظہیر امن پوری

http://forum.mohaddis.com/threads/%D8%B1%D9%88%D8%B2%DB%92-%DA%A9%DB%92-%D9%85%D8%B3%D8%A7%D8%A6%D9%84-%D8%AA%D8%AD%D8%B1%DB%8C%D8%B1-%D8%BA%D9%84%D8%A7%D9%85-%D9%85%D8%B5%D8%B7%D9%81%D9%B0%DB%8C-%D8%B8%DB%81%DB%8C%D8%B1-%D8%A7%D9%85%D9%86-%D9%BE%D9%88%D8%B1%DB%8C.35990/

forum.mohaddis.com/threads/35990.روزے-کے-مسائل-تحریر-غلام-مصطفی-ظہیر-امن-پوری/

جواب : مسلسل بہتر اور اولیٰ ہے، البتہ وقفے سے بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

سوال : عرفات میں حاجی یوم "عرفہ" کا روزہ رکھا سکتا ہے؟

جواب : نہیں!البتہ حاجیوں کے علاوہ دوسرے رکھ سکتے ہیں،اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

سوال : یوم عاشورا کو خوشی کا اظہار کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، سرمہ لگانا اور اہل خانہ کے لیے کھانے پینے کی فراوانی کرنا کیسا ہے؟

جواب : جائز نہیں۔

سوال : سحری کھانا ضروری ہے؟

جواب : نہیں! البتہ مستحب سنت ہے اور روزے کے آداب میں سے ہے۔

سوال : کھانا کھا رہا تھا، اذان ہوگئی تو کیا کرے؟

جواب : کھانا جاری رکھے، ضرورت کے مطابق کھا لے۔

سوال : سورج غروب ہونے کا یقین ہو گیا ، روزہ افطار کر دیا، بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا، کیا کرے ؟

جواب : روزہ درست ہے، قضا یا کفارہ نہیں ہے۔

سوال : روزے کی حالت میں بھول کر بیوی سے جماع کر لیا، کیا اس پر قضا ہے؟

جواب : نہیں!

سوال : روزے کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرتے ہوئے منی خارج ہو گئی تو کیا روزہ باقی ہے؟

جواب : جی! روزہ باقی ہے۔

سوال : دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کو حالت روزہ میں نگل لیا،روزے کا حکم ؟

جواب : روزہ درست ہے، کوئی حرج نہیں۔

اب امن پوری کی ایک ایک دلیل کا ان شاءاللہ مدلل رد کرتے ہیں،

موصوف نے لکھا ہے کہ "روزہ جلدی افطار کرنا انبیا کی سنت اور اہل سنت کا شعار ہے۔

احادیث متواترہ اور اجماع امت اس پر دلالت کناں ہیں۔ اسی میں امت کی خیر خواہی

ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ امن پوری کا باطل گمان ہے کہ انبیاء علیہم السلام افطار میں جلدی کرتے تھے، و نیز یہ کہ امت کا اس پر اجماع ہے، امت کسی ایک فرقہ کا نام نہیں جبکہ شیعیان حیدر کرار علیہ السلام اس امر کو باطل تسلیم کرتے ہیں تو پھر اجماع کا کیا وجود رہا؟

اس امر پر متواتر تو بہت دور صحیح حدیث بھی موجود نہیں۔

ہمارے علم میں کتب اہل سنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے جلد افطار کرنے کے متعلق تین صحابہ سے مروی روایات آئی ہیں:

* ابن عباس علیہما الرحمہ *

* ابن عمر *

* ابو ہریرہ *

مگر ایک بھی سند قابل احتجاج نہیں۔

جناب عبد اللہ بن عباس علیہما الرحمہ سے منسوب روایت ہے کہ:

**إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا**

اس روایت کو عطاء بن ابی رباح کے ذریعے دوسندوں سے روایت کیا گیا ہے،

بیہقی نے روایت کو نقل کر کے لکھا ہے:

**8125 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ فُورَكٍ، أنبأ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا طَلْحَةُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا، وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنَضَعَ أَيْمَانَنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ " هَذَا حَدِيثٌ يُعْرَفُ بِطَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ عَنْهُ هَكَذَا , وَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ**،

یہ حدیث طلحہ بن عمرو مکی سے جانی جاتی ہے جو کہ ضعیف ہے اور اس سے اس روایت میں اختلاف ہے کہا گیا ہے اسی طرح اور کبھی اس سے عطاء عن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے، اور دوسرے ضعیف طریقے سے ابی ہریرہ سے اور ضعیف ہی طریقے سے ابن عمر سے بھی روایت کیا ہے۔

الكتب » السنن الكبرى » كتاب الصيام » باب ما يستحب من تعجيل الفطر وتأخير السحور حدیث نمبر7929

٨١٢٥ ـ أخبرنا أبو بكر محمد بن فورك، أنبأ عبد اللّه بن جعفر، ثنا يونس بن حبيب، ثنا أبو داود، ثنا طلحة، عن عطاء، عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: «إنا معاشر الأنبياء أمرنا أن نعجل إفطارنا ونؤخر سحورنا ونضع أيماننا على شمائلنا في الصلاة».

هذا حديث يعرف بطلحة بن عمرو المكي وهو ضعيف واختلف عليه فقيل عنه هكذا، وقيل عنه عن عطاء عن أبي هريرة.

وروي من وجه آخر ضعيف عن أبي هريرة ومن وجه ضعيف عن ابن عمر.

وروي عن عائشة رضي الله عنها من قولها وثلاثة من النبوة، فذكرهن وهو أصح ما ورد فيه، وقد مضى في كتاب الصلاة.

٨١٢٦ ـ أخبرنا أبو عبد اللّه الحافظ، وأبو سعيد بن أبي عمرو، قالا: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، أنبأ الربيع بن

الحارث، ومالك بن أنس (ح) وأخبر

يعقوب، أنبأ الربيع بن سليمان، أنبأ

عبد الرحمٰن أن عمر وعثمان رضي

الأسود ثم يفطران بعد الصلاة وذلك

قال الشافعي في المبسوط:

لتركه بعد أن أبيح لهما وصارا مفطر

٨١٢٧ ـ وأخبرنا أبو طاهر الفق

أنبأ يعلى بن عبيد، ثنا سفيان، عن

محمد ﷺ أعجل الناس إفطاراً وأبط

[٥٠

٨١٢٨ ـ أخبرنا أبو الحسن ع

عثمان بن عمر الضبي، ثنا مسدد،

حفصة بنت سيرين، عن الرباب،

كان أحدكم صائماً فليفطر على التم

رواه أبو داود عن مسدد، وكذ

هشام الدستوائي عن حفصة فلم يرفعه[1].

السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء الرابع

المحتوى

تتمة كتاب الجنائز ـ كتاب الزكاة ـ كتاب الصيام

كتاب الحج

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان



(١) قال ابن التركماني: «لم أجد في الكتب المتداولة بيننا ل

دوسری سند ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے مگر وہ بھی ضعیف ہے:

**1770 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنُعَجِّلَ [ص:68] فِطْرَنَا، وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا».**

اس سند میں حرملہ بن یحیی ہے،

ابن حاتم نے کہا اس سے احتجاج نہیں ہو گا

**قال أبو حاتم : لا يحتج به ،**

ابن عدی نے کہا میں نے عبد اللہ بن محمد الفرہاذانی سے حرملہ کے متعلق سوال کیا تو اس نے کہا حرملہ ضعیف ہے۔

**قال ابن عدي : سألت عبد الله بن محمد الفرهاذاني أن يحدثني عن حرملة ، فقال : حرملة ضعيف**

سير أعلام النبلاء ،الطبقة الثانية عشرة

ج11ص390

دوسرا راوی عمرو بن حارث ہے:

احمد بن حنبل نے اس کے بارے میں کہتے ہیں:

"وقال أَبُو بكر الأثرم سمعت أبا عبد اللَّهِ يقول: مافِي هؤلاء المصريين أثبت من الليث بْن سعد، لا عمرو بْن الحارث، ولا أحد، وقد كَانَ عمرو بْن الحارث عندي، ثُمَّ رأيت لَهُ أشياء مناكير وقال فِي موضع آخر عن أحمد عمرو بْن الحارث حمل عَلَيْهِ حملا شديدا، قال: يروي عن قتادة أحاديث يضطرب فِيهَا ويخطىء" .

ابو بکر اثرم نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ اس نے کہا، مصریوں میں کوی بھی لیث کے جیسا ثابت نہیں نہ عمرو بن حارث اور نہ کوئی اور، اور عمرو بن حارث میرے پاس تھا میں نے اس کی مناکریر (احادیث) دیکھیں، اور دوسرے مقام پر کہا کہ احمد، عمرو بن حارث پر شدید حملہ ورہو تا تھا کہا کہ قتادہ سے مضطرب روایات نقل کرتا اور ان میں خطا کرتا تھا۔

تہذیب الکمال ج7 ص570

پھر ایک اور جھوٹ بول دیا، امن پوری لکھتا ہے کہ امت کا اجماع ہے:

**"کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جوں ہی سورج غروب ہو روزہ افطار کر دیا جائے احادیث صیحہ اس کی تائید کرتی ہیں"**

ہم کہتے ہیں یہ بھی امن پوری کا جھوٹا دعوی ہے اجماع امت کے دعوے کی رد پیش کی جا چکی ہے، بلکہ خود وہ روایات جن کو موصوف نے حجت کے طور پر پیش کیا ان ہی سے موصوف کے باطل عقیدہ کا رد ہوتا ہے، خود اہل سنت کے نزدیک معتبر کتب احادیث میں کہیں بھی تنہا سورج غروب ہونے کو افطار کا وقت نہیں بتایا گیا، اگر امن پوری ناصبی میں کچھ عقل ہوتی تو خود اپنی ہی نقل کردہ روایات پر ہی غور کر لیا ہوتا ان میں فقط غروب آفتاب ہی شرط نہیں بلکہ دو شرطیں اور بھی ہیں، چنانچہ بخاری کی روایت کے الفاظ بلکل واضح ہیں:

**1954 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ»**

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر (مغرب) میں چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ کے افطار کا وقت ہو گیا۔

صحیح البخاری، کِتَاب الصّوْمِ، بَابُ مَتَی یَحِلُّ فِطْرُ الصّائِمِ **حدیث نمبر** 1954

صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
سوم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زهوة فضیلۃ الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی
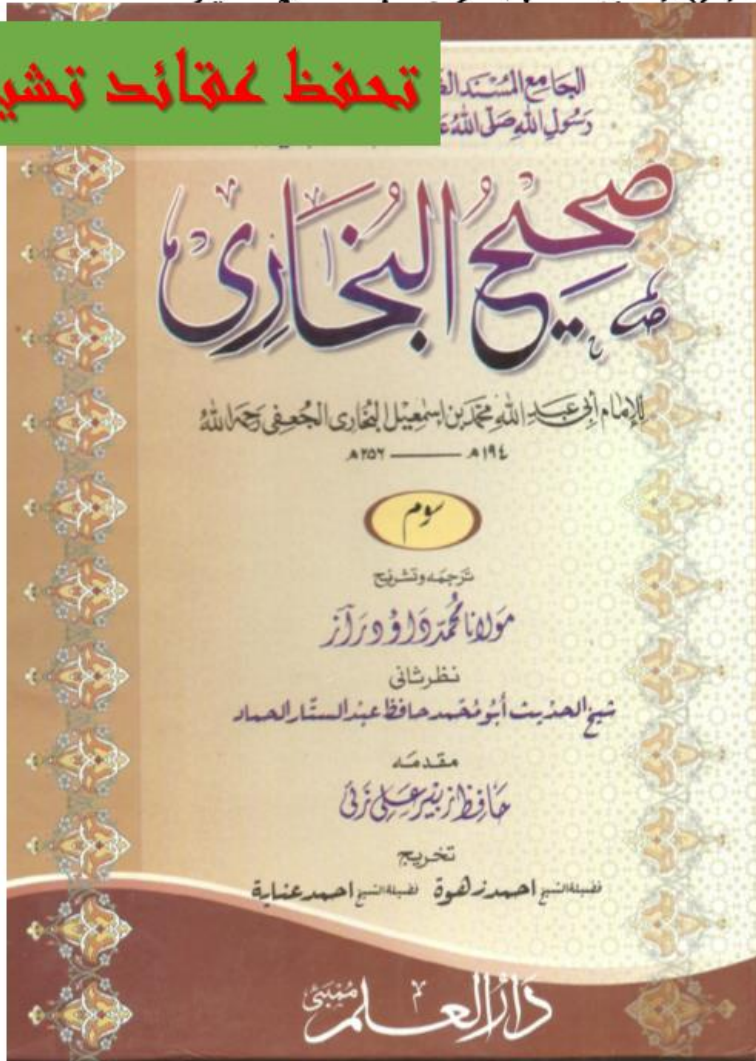
بِهَذَا الْحَدِيْثِ. قَالَا: سَمِعْنَا مُجَ...
هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُذْكَرُ عَنْ...
الْأَحْمَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَ...
وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ...
ابْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ...
عَبَّاسٍ، قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ...
مَاتَتْ. وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّ...
عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَ...
امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَا...
عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ...
عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَ...
لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا...
وَقَالَ أَبُوْ حَرِيْزٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِ...
عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ...
وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْ...
٢٦٩٣، ٢٦٩٤، ٢٦٩٥؛ ترمذي...
ماجه: ١٧٥٨]

**تشریح:** ان سندوں کے بیان کرنے سے ...
تھا، کوئی کہتا ہے عورت نے پوچھا تھا، کوئی ایک ...
نے میت کی طرف سے رکھنا درست کہا ہے اور رمضان کا روزہ بار کھنا درست نہیں رکھا جبکہ یہ لوگ ... میت کی طرف سے باقی روزے رکھنے ضروری ہیں) میں کہتا ہوں ان اختلافات سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا۔ جب اس کے راوی ثقہ ہیں ممکن ہے یہ مختلف واقعات ہوں اور پوچھنے والے متعدد ہوں۔ (وحیدی)

## بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

## باب: روزہ کس وقت افطار کرے؟

وَأَفْطَرَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ.

اور جب سورج کا گردہ ڈوب گیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کرلیا (اس اثر کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ہے)۔

١٩٥٤ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي

(۱۹۵۴) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے باپ سے

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

[مسلم: ٢٥٦٠؛ ابوداود: ٢٣٥١؛ ترمذي: ٦٩٨]

سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے ان کے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ کے افطار کا وقت آ گیا۔"

**تشریح:** حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ جو یہاں بھی سند میں آئے ہیں ۱۰۷ھ میں ماہ شعبان میں کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ امام، عالم، زاہد، پرہیزگار تھے، ان پر جملہ محدثین کا اعتماد تھا۔ جن کا متفقہ قول ہے کہ اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم نابود ہو جاتا۔ ۱۹۸ھ میں یکم رجب کو مکہ مکرمہ میں ان کا انتقال ہوا اور حجون میں دفن کیے گئے انہوں نے ستر حج کیے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ آمین

١٩٥٥ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَ
أَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَ
وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَ
الْقَوْمِ: ((يَا فُلَانُ قُمْ، فَاجْدَحْ لَنَا)). فَقَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ. قَالَ: ((ا
فَاجْدَحْ لَنَا)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!
أَمْسَيْتَ. قَالَ: ((انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا)).
إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا. قَالَ: ((انْزِلْ، فَاجْدَحْ
فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ، فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِ
هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)). [راجع: ١٩٤١

(۱۹۵۵) ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا،

**تشریح:** مخاطب حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جن کا خیا
کہا۔ کیونکہ عرب میں پہاڑوں کی کثرت ہے اور ایسے
ہو گیا تھا اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ان کو ستو گھولنے
روزہ کھول دینا چاہیے تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا ک
وہ خیال درست بھی نہ ہو۔ مگر ہر شخص کو حق ہے کہ اپنا خیا

## بَابٌ: يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ [عَلَيْ

تحفظ عقائد تشیع

صحیح البخاری

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله

١٩٤ھ ——— ٢٥٦ھ

سوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داود راز

نظر ثانی

شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ　فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

ترمذی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے:

**698 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرْتَ» وَفِي البَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَأَبِي سَعِيدٍ.: «حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ»**

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو تم نے افطار کر لیا کرو۔

**سنن ترمذي ،كتاب الصيام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ،باب مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللّيْلُ وَأَدْبَرَ النّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ حدیث نمبر698۔**

## روایت میں مذکورہ تین شرطیں:

(۱)رات مشرق کی طرف سے آجائے

(۲)دن مغرب کی طرف چلا جائے

(۳)سورج غروب ہو جائے

جبکہ امن پوری نے حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے فقط غروب آفتاب کو ہی کافی سمجھا اور اس کو امت کے سر منڈھ دیا۔

اہل سنت جس وقت افطار کرتے ہیں اس وقت مشرق کی طرف سرخی ہوتی ہے جبکہ روایت میں ہے کہ ادھر سے رات (یعنی اندھیرا) آجائے، اور اتنی روشنی ہوتی ہے کہ اس پر رات کا اطلاق نہیں ہوتا۔

اس روایت سے بخاری کی دوسری روایت کا بطلان ثابت ہوتا ہے

جس میں آپ کے حالات سفر میں زوہ رکھنے کا ذکر ہے:

**1941 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الشَّمْسُ؟ قَالَ: «انْزِلْ**

فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ»، تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

ہم رسول خداؐ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) نبی کریمؐ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے، اس نے کہا کہ یارسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے، لیکن آپؐ کا حکم بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے، اب کی مرتبہ بھی اس نے کہا یارسول اللہؐ! ابھی سورج باقی ہے، لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے، اب کی مرتبی بھی اس نے یہی کہا یارسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے! لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے، پھر آپؐ نے ایک طرف اشارہ کرکے فرمایا "جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے"۔

صحیح البخاری، كِتَاب الصَّوْمِ ،بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ حدیث نمبر 1941

تحفظ عقائد تشیع

الجامع ال...
رسول اللہ ...

صَحِيحُ البُخَارِي

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله

١٩٤هـ — ٢٥٦هـ

سوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داود راز

نظر ثانی

شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زهوة فضیلۃ الشیخ احمد عنایة

دار العلم ممبئی

یہ حدیث صحیح ہوئی اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی کہا اور ا...
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث لائے اور یہ اشارہ کیا ک...
میں سلف کا اختلاف ہے جمہور کا قول یہ ہے کہ اگر تے خو...
قول یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اب اسی پر فتویٰ ہے...

١٩٣٨ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَـ...
وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، ...
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، وَ...
مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥،
١٩٣٨] [ابوداود: ٢٣٧٢؛ ترمذي: ٧٧٥]

١٩٣٩ـ [حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا ...
الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، ...
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ ...
صَائِمٌ.] [راجع: ١٨٣٥]

**تشریح:** قسطلانی فرماتے ہیں:" وهو ناسخ الـ...
الوداع...... الخ۔" یعنی یہ حدیث جس میں پچھنا لگا...
ٹوٹ گیا کی ناسخ ہے۔ اس کا تعلق فتح مکہ سے ہے اور...
یہاں مذکور ہوا کہ روزہ کی حالت میں پچھنا لگانا جائز...

١٩٤٠ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ...
شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ، قَالَ: ...
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لَا. إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضُّعْفِ زَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ.

...پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پچھنا لگوانے کو مکروہ سمجھا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں لگواتے تھے) شبابہ نے یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ (ایسا ہم) نبی کریم ﷺ کے عہد میں (کرتے تھے)۔

## بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

## باب: سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا

١٩٤١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ: سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

(۱۹۴۱) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق سلیمان شیبانی نے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے

فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الشَّمْسُ. قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الشَّمْسَ. قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ)). فَنَزَلَ، فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)). تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. [أطرافه في: ١٩٥٥، ١٩٥٦، ١٩٥٨، ٥٢٩٧] [مسلم: ٢٥٥٩، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٢؛ ابوداود: ٢٣٥٢]

(روزہ کی حالت میں) آنحضرت ﷺ نے ایک صاحب (بلال) سے فرمایا: "اتر کر میرے لیے ستو گھول لے۔" انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے، آپ نے پھر فرمایا: "اتر کر ستو گھول لے۔" اب کی مرتبہ بھی انہوں نے وہی عرض کی یارسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے، لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا: "اتر کر میرے لئے ستو گھول لے۔" پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا: "جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔" اس کی متابعت جریر اور ابوبکر بن عیاش نے شیبانی کے واسطہ سے کی ہے اور اسے ابواوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔

**تشریح:** حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔ روزہ کھولتے وقت اس دعا کا پڑھنا سنت ہے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)) یعنی یا اللہ! میں نے یہ روزہ تیری رضا کے لئے رکھا تھا اور اب تیرے ہی رزق پر اسے کھولا ہے۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھے: ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) یعنی اللہ کا شکر ہے کہ روزہ کھولنے سے پیاس دور ہوگئی اور رگیں سیراب ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اس کے پاس اس کا ثواب عظیم لکھا گیا۔ حدیث: "للصائم فرحتان...... الخ۔" یعنی "روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔" پر حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلی خوشی طبعی ہے کہ رمضان کے روزہ افطار کرنے سے نفس کو جس چیز کی خواہش تھی وہ مل جاتی ہے اور دوسری روحانی فرحت ہے اس واسطے کہ روزہ کی وجہ سے روزہ دار حجاب جسمانی سے علیحدہ ہونے اور عالم بالا سے علم الیقین کا فیضان ہونے کے بعد تقدس کے آثار ظاہر ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جس طرح نماز کے سبب سے تجلی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ (حجة الله البالغة)
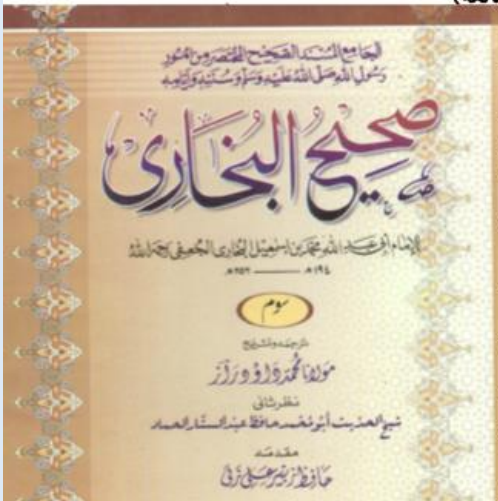
١٩٤٢ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَسْرُدُ الصَّوْمَ. [طرفه في: ١٩٤٣]

١٩٤٣ـ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). [راجع: ١٩٤٢]

(۱۹۴۲) ہم سے مسدد
ان سے ہشام بن عروہ۔
کیا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
اللہ! میں سفر میں لگاتار رو

(۱۹۴۳) (دوسری سند
یوسف نے بیان کیا، انہیں
انہیں ان کے والد نے او
نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی
روزہ رکھوں؟ وہ روزے
فرمایا: "اگر جی چاہے تو ر

اولاد تو یہ روایت قرآن کے خلاف ہے قرآن کریم میں اللہ سبحانہ تعالی نے واضح طور سے حالت سفر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (البقرۃ185)

اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا، اور تا کہ تم گنتی پوری کر لو اور تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں بھی صاف موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے سفر میں روزہ نہیں رکھا اور رکھنے والوں کو گنہگار خطاب کیا، بھلا کیا اس بات کو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نعوذ باللہ منزل من اللہ قرآن کریم کی مخالفت کرتے تھے۔

پھر امن پوری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب ایک روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم نماز مغرب سے پہلے افطار کرتے تھے:

**عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : " مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَّى صَلاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُفْطِرَ ، وَلَوْ عَلَى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ**

انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کو کبھی بھی نہیں دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے افطار کیے بغیر نماز مغرب پڑھائی ہو چاہے کچھ پانی ہی پی لیتے۔

**صحيح ابن حبان ،كِتَابُ الصَّوْمِ » بَابُ الإِفْطَارِ وَتَعْجِيلِهِ ، ذِكْرُ الاسْتِحْبَابِ لِلصُّوَّامِ تَعْجِيلُ الإِفْطَارِ** .حدیث نمبر3586

اب دیکھتے ہیں کتب اہل سنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نماز مغرب پڑھانے کا کیا وقت درج ہے:

بخاری نے اپنی صحیح میں رافع بن خدیج سے روایت کی ہے

**559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ صُهَيْبٌ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُولُ: «كُنَّا نُصَلِّي المَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ»**

ہم مغرب کی نماز نبی کریمؐ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے اور تیر اندازی کرتے (تو اتنا اجالا باقی رہتا کہ) ایک شخص اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔

صحیح البخاری، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ ،بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حدیث نمبر 559

**تشریح:** یہ مثالیں یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں کی ہیں۔ یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانا اور تورات پر چلے لیکن اس کے بعد انجیل مقدس اور قرآن شریف سے منحرف ہو گئے۔ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کو انہوں نے نہ مانا اور نصا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو گئے تو ان دونوں فرقوں کی محنت برباد ہو گئی۔ آخرت میں جو اجر ملنے و
انہوں نے تھوڑی سی مدت کام کیا۔ مگر کام کو پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں اور سب نبیوں
﴿ذٰلِكَ﴾ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (٦٢/ الجمعة: ٤) (از حضرت
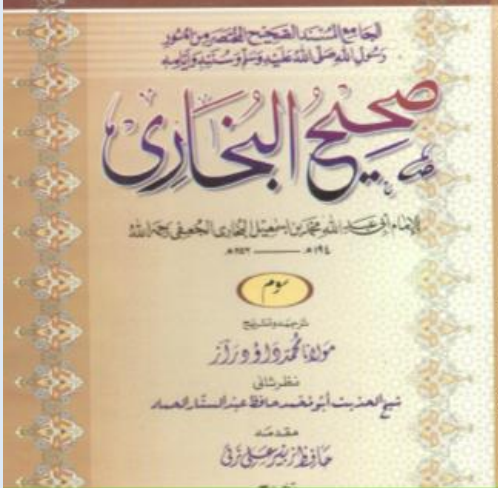
صحیح البخاری

تحفظ عقائد تشیع

٥٥٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلاً إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوْا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوْا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِيْنَ فَقَالَ: أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ، وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ، فَعَمِلُوْا حَتَّى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوْا: لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَاسْتَكْمَلُوْا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ)). [طرفه في: ٢٢٧١]

(۵۵۸) ہم سے ابوکر
برید بن عبداللہ کے وا
سے، انہوں نے اپنے
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مثال ایک ایسے شخص
رات تک کام کرنے
جواب دے دیا کہ ہمیں
اس شخص نے دوسرے مزدور بلائے، اور ان سے کہا کہ دن کا جو حصہ باقی بچ گیا ہے (یعنی آدھا دن) اسی کو پورا کر دو شرط کے مطابق مزدوری تمہیں ملے گی۔ انہوں نے بھی کام شروع کیا لیکن عصر تک وہ بھی جواب دے بیٹھے۔ (یہ نصاریٰ تھے) پس اس تیسرے گروہ نے (جو اہل اسلام ہیں) پہلے دو گروہوں کے کام کی پوری مزدوری لے لی۔''

**تشریح:** اس حدیث کو پچھلی حدیث کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔ جس میں ذکر ہوا کہ یہود و نصاریٰ نے تھوڑا کام کیا اور بعد میں باغی ہو گئے۔ پھر بھی ان کو ایک ایک قیراط کے برابر ثواب دیا گیا۔ اور امت محمدیہ نے وفادارانہ طور پر اسلام کو قبول کیا اور تھوڑے وقت کام کیا، پھر بھی ان کو دوگنا اجر ملا، یہ اللہ کا فضل ہے، امت محمدیہ اپنی آمد کے لحاظ سے آخر وقت میں آئی، اسی کو عصر تا مغرب تعبیر کیا گیا ہے۔

## بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

## باب: مغرب کی نماز کے وقت کا بیان

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ مریض عشاء اور مغرب دونوں کو ایک ساتھ جمع کر لے گا۔

٥٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ اِسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ، مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

(۵۵۹) ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن مسلمہ نے، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابو النجاشی نے بیان کیا، ان کا نام عطاء بن صہیب تھا اور یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رافع بن خدیج سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر جب واپس

فَيَنصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. [مسلم: ١٤٤١، ١٤٤٢؛ ابن ماجه: ٦٨٧]

ہوتے اور تیر اندازی کرتے (تو اتنا اجالا باقی رہتا تھا کہ) ایک شخص اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا۔

**تشریح:** حدیث سے ظاہر ہوا کہ مغرب کی نماز سورج ڈوبنے پر فوراً ادا کر لی جایا کرتی تھی۔ بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مغرب کی جماعت سے پہلے صحابہ دو رکعت سنت بھی پڑھا کرتے تھے، پھر فوراً جماعت کھڑی کی جاتی اور نماز سے فراغت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعض دفعہ تیر اندازی کی مشق بھی کیا کرتے تھے۔ اور اس وقت اتنا اجالا رہتا تھا کہ وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔ مسلمانوں میں مغرب کی نماز اول وقت پڑھنا تو سنت متوارثہ ہے۔ مگر صحابہ کی دوسری سنت یعنی تیر اندازی کو وہ اس طرح بھول گئے، گویا یہ کوئی کام ہی نہیں۔ حالانکہ تعلیمات اسلامی کی رو سے سپاہیانہ فنون کی تعلیمات بھی مذہبی مقام رکھتی ہیں۔

٥٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوْا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ ـ كَانُوْا ـ أَوْكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ. [طرفه في: ٥٦٥] [مسلم: ١٤٦٠، ١٤٦١؛ ابوداود: ٣٩٧؛ نسائي: ٥٢٦]

(۵۶۰) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے، انہوں نے کہا کہ حجاج کا زمانہ آیا (اور وہ نماز دیر کر کے پڑھایا کرتا تھا اس لیے) ہم ... بارے میں پوچھا تو ا... دوپہر میں پڑھایا کر... پڑھاتے۔ نماز مغرب ... پڑھاتے اور کبھی دیر ... پڑھا دیتے۔ اور اگر لوگ ... لوگوں کا انتظار کرتے) ... اندھیرے میں پڑھتے ...

٥٦١ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. [مسلم: ١٤٤٠؛ ابوداود: ٤١٧؛ ترمذي: ١٦٤؛ ابن ماجه: ٦٨٨]

(۵۶۱) ہم سے مکی بن ا... ابی عبید نے بیان کیا ... نبی ﷺ کے ساتھ اس ... جاتا۔

٥٦٢ـ حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ سَبْعًا جَمِيْعًا وَثَمَانِيًا جَمِيْعًا. [راجع :٥٤٣]

(۵۶۲) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، کہا میں نے جابر بن زید سے سنا، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سات رکعات (مغرب اور عشاء کی) ایک ساتھ اور آٹھ رکعات (ظہر اور عصر کی نمازیں) ایک ساتھ پڑھیں۔

اس روایت کی مزید وضاحت نسائی کی ابن بشر والی روایت سے ہوتی ہے:

**520 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ «كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ»**

قبیلہ اسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ وہ لوگ یعنی صحابہ نبی اکرم ؐ کے ساتھ مغرب پڑھتے، پھر اپنے گھروں کو مدینہ کے آخری کونے تک لوٹتے، اور تیر مارتے تو تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔

سنن نسائي ،كتاب المواقيت ،بَابُ : تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ، حدیث نمبر 521

لہٰذا خوب اہتمام اور ذوق شوق سے انھیں سیکھنا چاہیے۔ ④ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نماز کا ایک افضل وقت ہے اور ایک وقت جواز واختیار ⑤ عملی مشق، وضاحت کا بلیغ ترین نمونہ ہے۔ ⑥ کسی مصلحت شرعیہ کے پیشِ نظر نماز کو اوّل وقت سے مؤخر کرنا جائز ہے۔

## (المعجم ١٣) - تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ (التحفة ٣٧)

## باب:١٣-مغرب کو جلدی پڑھنا

٥٢١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلٰى أَهَالِيهِمْ إِلٰى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ.

٥٢١- بنو اسلم کے ایک شخص سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے (فرماتے ہیں کہ) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ کے دور دراز علاقوں میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹتے (تو اتنی روشنی ہوتی تھی کہ) وہ تیر چلاتے تو تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتے تھے۔

**فوائد و مسائل:** ① اس حدیث سے جس طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی شروع کر دینی چاہیے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنی چاہئیں ورنہ نماز پڑھتے پڑھتے اندھیرا ہو سکتا ہے۔ ② یہاں اصل مدینہ شہر مراد ہے اردگرد کی بستیاں نہیں کیونکہ وہ تو کئی کئی میل دور تھیں۔

## (المعجم ١٤) - تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ (التحفة ٣٨)

## باب:١٤-

٥٢٢- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ

٥٢٢- حضر...
رسول اللہ ﷺ ...
پڑھائی، پھر فرمایا ...
(بنی اسرائیل) پر ...
(بروقت ادا نہ کی ...
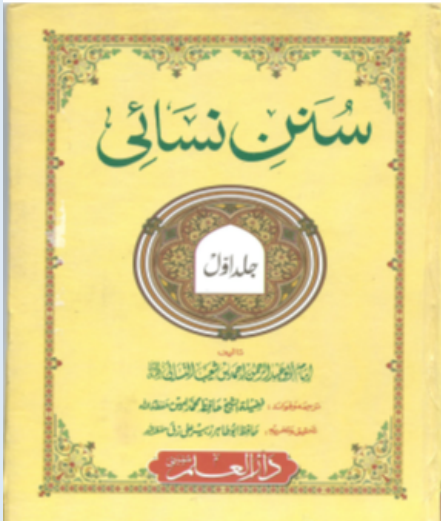
٥٢١- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٥/ ٣٧١ عن محمد بن جعفر عن شعبة به.

٥٢٢- أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، ح: ٨٣٠/ ٢٩٢ عن قتيبة به.

ان روایات سے اندازہ لگائیں کہ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اقتداء میں نماز مغرب پڑھ کر مدینہ منورہ کے آخری کونے میں جاکر جب تیر چلاتے تو اتنا اجالہ ہوتا کہ وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتے، اولاً وقت مغرب سے گھر لوٹ کر تیر چلانے کی مدت میں کم از کم آدھے گھنٹے کا فاصلہ ہونا ضروری ہے، کیا یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بہتان تراشی نہیں کہ آپ روشن دن میں ہی افطار کر لیتے تھے کیا واقعاً صاحب عقل اسے تسلیم کر سکتا ہے، کہاں روزے کو رات تک پورا کرنے کا حکم اور کہاں دن کے اجالے میں افطار کرنا۔

کوئی کم عقل آکر احتمال کا دامن تھام کر شاید یا وغیرہ کی دہائی دیتا ہوا یہ نہ کہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ماہ مبارک رمضان میں دیر سے نماز مغرب پڑھاتے ہوں یہاں تک کہ دن چھپ جائے اور رات آجائے، محدثین اہلسنت نے اس توجیہ کا بھی سد باب کر دیا۔

چناچہ مسلم نے اپنی صحیح میں ابی عطیہ سے روایت کی ہے:

**49 - (1099) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا «يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ»، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ " قَالَ: قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ: «كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى**

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ: میں اور مسروق عائشہ پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام المومنین! دو شخص اصحاب سے رسولؐ کے ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول وقت ہی نماز پڑھتے ہیں، دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو (عائشہ نے) پوچھا :وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہم نے کہا :عبد اللہ ہے، عائشہ نے کہا رسول اللہؐ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

**صحیح مسلم، كِتَاب الصِّيَامِ ،باب فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ ،حدیث نمبر 2556،**

حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

سے اسی

٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ *
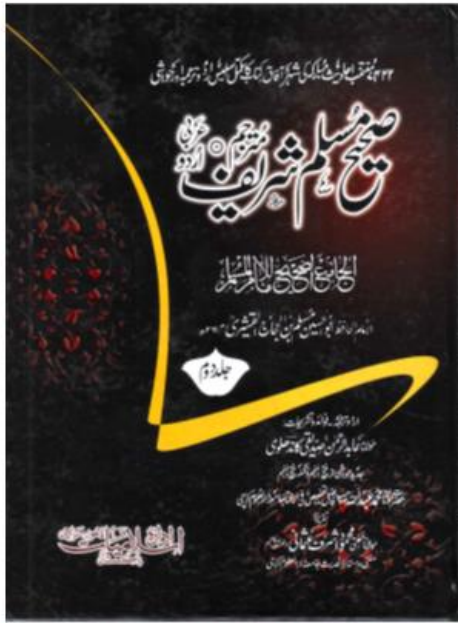
٦٠۔ یحیٰ ... حضرت ... کہ رسول ... خیر اور ... رہیں گے

٦١ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

٦١۔ قتیبہ ... بن مہدی ... تعالیٰ عنہ ... طرح ر

٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى *

٦٢۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے ام المومنین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمی ہیں ان میں ایک افطار میں جلدی کرتا اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا ان میں روزے کا افطار بھی دیر میں کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہے، ام المومنین نے فرمایا ان میں سے وہ کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے، ابو کریب نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ دوسرے ابو موسیٰؓ ہیں۔

٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ

٦٣۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، اعمش، عمارہ، ابو عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ رضی

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت کا عمل یعنی افطار میں تعجیل، سنت کے موافق ہے اور خیر لانے کا باعث ہے جبکہ روافض کا عمل یعنی ستاروں کے ظاہر ہونے تک افطار میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔

بقول عائشہ معلوم ہوا کہ ماہ رمضان المبارک میں بھی نماز مغرب جلدی ہی پڑھتے تھے،

خلاصہ یہ کہ یہ تمام روایات جو دیر تک سحری و جلد افطار کے متعلق ائیں ہیں قابل احتجاج نہیں ہیں۔

جبکہ کتب اہل سنت میں قبل از وقت افطار کرنے والوں کا سخت عذاب میں مبتلا ہونے کا ذکر موجود ہے ائمہ اہل سنت نے حدیث کو صحیح اسناد سے روایت کیا ہے ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو امامہ باہلی سے روایت کرتا ہے:

**1986 - نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَبِي يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ، فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ، فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أُطِيقُهُ، فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ: مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هَذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ، تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ،**

صحيح ابن خزيمة » كتاب الصوم ـ باب ذكر تعليق المفطرين قبل وقت الإفطار بعراقيبهم وتعذيبهم في الآخرة بفطرهم قبل تحلة صومهم ج2ص953/ 954

ابو امامہ باہلی سے روایت ہے: میں نے سنا کہ اللہ کے رسول ﷺ فرما رہے تھے "میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور میرے دونوں بازو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کی طرف لے چلے پھر مجھ سے کہا اس پہاڑ پر چڑھو، میں نے جواب دیا کہ میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کرتے ہیں، چنانچہ میں چڑھنے لگا اور جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو مجھے تیز آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا یہ آواز کیسی ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے پھر وہ دونوں مجھے آگے لے کر چلے، تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ الٹے لٹکائے گئے ہیں، ان کے جبڑے پھاڑے جا رہے ہیں اور جبڑوں سے خون بہ رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کا وقت ہونے سے قبل روزہ افطار کر لیتے تھے۔

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=1969&bk_no=75&flag=1

اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح- ج 16 ص536 میں روایت کیا ہے کتاب کے محقق شعیب الارنوط نے بھی صحیح کہا ہے حاکم نے المستدرک علی الصحیحین ج2 ص66 میں نقل کیا ہے اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا،

مقبل بن ہادی الوادعی نے الجامع الصحیح مما لیس فی الصحیحین ج5 ص13 پر نقل کیا ہے۔

یہ امر بلکل واضح ہے کہ افطار کے متعلق امت میں دو ہی طریقے رائج ہیں ایک افطار میں جلدی کرنے والا اہل سنت ان میں بھی بالخصوص نام نہاد اہل حدیث جو احناف سے بھی پہلے افطار کرتے ہیں، دوسرے شیعیان حیدر کرار علیہ السلام جو رات تک روزہ کو مکمل کرتے ہیں اور اطمینان حاصل ہو جانے کے بعد افطار کرتے ہیں، اس حدیث کے مصداق فقط وفقط غیر شیعہ ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالی نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے اس امر پر عقل بھی دلالت کرتی ہے کہ سحر میں احتیاط کے سبب فجر سے کچھ پہلے امساک کرے اور افطار میں اتنی دیر کرے کہ یقین ہو جائے رات ہو گی تاکہ روزہ کے مکمل ہونے کے متعلق کوئی شک باقی نہ رہے۔